

نیوز لیٹر



صرف ممبرز کے لیے

شمارہ نمبر 17

تعارف

WISE ایک رجسٹرڈ غیر سرکاری سماجی تنظیم ہے جو عورتوں کے سیاسی اور معاشی حقوق کی جدوجہد اور انسانی حقوق کی بیداری کے لیے سرگرم ہے۔ WISE اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ عورتوں کو سماجی معاشی اور سیاسی طور پر با اختیار کیے بغیر ملکی خوشحالی کا سفر تیز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تنظیم اس عمل کو جاری رکھنے کے لیے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں عورتوں کی مؤثر شمولیت کے لیے کوشاں ہے۔ پچھلے دس سال کے عرصے میں WISE نے عورتوں کے متعلق بنائے گئے قوانین کے بارے آگاہی کے ساتھ ساتھ ان قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے نمایاں کوششیں کی ہیں۔ اس حوالے سے WISE نے 2016 میں خاتون مختص پنجاب کے ساتھ مل کر عورتوں کے کام کرنے کی جگہ پر جنسی ہراسانی کے خلاف صوبائی سطح پر آگاہی مہم چلائی جس کے تحت اب تک پنجاب کے اٹھارہ اضلاع میں یہ مہم کامیابی سے مکمل کی جا چکی ہے۔ اس مہم کے ذریعے جنسی ہراسانی کا پیغام ہزاروں لوگوں تک پہنچایا گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ WISE نے 2017 میں پنجاب کے دو اضلاع لاہور اور ننکانہ صاحب میں 600 سے زائد کونسلرز اور عورتوں کی مقامی سطح کی قیادت کی سیاسی آگاہی کے لیے تربیتی پروگرام کامیابی سے مکمل کیا جس کا مقصد مقامی حکومتوں میں ان خواتین کی قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا تھا کہ وہ پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت WISE جمہوری عمل کی مضبوطی کے حوالے سے لاہور اور شیخوپورہ کی 6 یونین کونسلز میں کام کر رہی ہے جہاں کمیونٹی کے نمائندوں بالخصوص عورتوں کی جمہوری آگاہی کے حوالے سے تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے منتخب کردہ نمائندوں کی جواہدہی کرنے کے ساتھ مقامی ترقی کے عمل کا حصہ بن سکیں۔ اس کے علاوہ WISE ضلع ننکانہ صاحب میں عورتوں کے قومی شناختی کارڈ کے حصول کے لیے بھی سرگرم ہے جس کے تحت اب تک 25,511 سے زائد عورتوں کے لیے قومی شناختی کارڈ کا حصول ممکن بنا کر انہیں آئینی حقوق دلوا یا۔

اس شمارے میں:

- ♀ صوبہ پنجاب میں مقامی حکومتیں اور انتخابات - موجودہ صورتحال اور مستقبل کا لائحہ عمل
- ♀ گھریلو ملازمین کے خلاف تشدد ایک سنگین جرم
- ♀ ویکسین لگوائیں - کورونا سے محفوظ رہیں
- ♀ خود کو اہمیت دیں اور اپنے لیے وقت نکالیں
- ♀ پدر شاہی نظام فطری نہیں - تاریخی ہے، خاتمہ ممکن ہے
- ♀ عورتوں کے خلاف تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات اور ہیلپ لائن کا کردار
- ♀ معذور افراد اپنی شناخت سے محروم نہیں

**Women Assembly
Punjab Local Govt. Act 2019
Women Participation & Representation
Future Strategy
5th August 2021, Lahore.**



صوبہ پنجاب میں مقامی حکومتیں اور انتخابات - موجودہ صورتحال اور مستقبل کا لائحہ عمل

رپورٹ: نجمہ عقیل

سپریم کورٹ کا پنجاب میں بلدیاتی اداروں کو بحال کرنے کا حکم:

15 اگست، 2021 کو وائز کی طرف سے ایک ویمن اسمبلی کا انعقاد کیا گیا جس میں لاہور، شیخوپورہ، قصور اور ننکانہ صاحب سے خواتین کونسلرز نے شرکت کی۔ اس سرگرمی کا مقصد خواتین کونسلرز کو مقامی حکومتوں کے آئندہ انتخابات اور مستقبل کے لائحہ عمل بارے آگاہ کرنا تھا اور بتایا گیا کہ پنجاب میں دو سال قبل سابقہ بلدیاتی نظام تحلیل کر دیا گیا تھا۔ جس کے بعد تمام میٹرو پولیٹن، کارپوریشنز اور یونین کونسلر ختم ہو گئی تھی اور نئے نظام کے تحت ایڈمنسٹریشن تعینات کیے گئے تھے۔ لیکن اب سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے تحت پنجاب میں بلدیاتی اداروں کی بحالی کا تفصیلی فیصلہ جاری کر دیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ پنجاب نے بلدیاتی اداروں کو تحلیل کر کے اپنے نمائندوں کو ووٹ دینے والے افراد کے حقوق ضبط کئے ہیں۔ پاکستان میں لوکل گورنمنٹ کا جو سسٹم ہے وہ عدالتوں کے اندر، حکومتوں کے اندر اور لوکل گورنمنٹ سمیت جو سیاست اور جمہوریت کے دعوے دار ہیں ان کے درمیان ہی رہ گیا ہے۔

سپریم کورٹ کی طرف سے جو فیصلہ آیا ہے اس کے تحت بنیادی طور پر یہ جو ادارے ہیں دسمبر 2021 تک کام تو کریں گے لیکن صوبائی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ ان اداروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں اور نہ ہی ان کو زیادہ فنڈز دیئے جائیں۔ پنجاب میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2019 نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت پنجاب ویلج پنچائیت کونسلیں، جبکہ شہروں میں میٹرو پولیٹن اور میونسپل کارپوریشن اور نپہر ہڈ کونسلیں بن گئیں۔ لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ اداروں کو حکومت کے اس ایکٹ کے تحت مقامی حکومتیں اپنے کاموں کو صوبائی فریم ورک کے اندر انجام دیں۔ مزید یہ کہ شہری اور تحصیل کونسلر کے انتخابات جماعتی بنیاد پر ہونگے جبکہ نپہر ہڈ کونسلر کے انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہونگے۔ یونین کونسل 13 رکنی ممبران پر مشتمل ہوگی جس میں ایک مخصوص نشست خاتون کونسلر کی ہے۔ اس میں اقلیت کی تفریق نہیں ہے۔ باقی 12 سیٹوں پر بھی خواتین الیکشن میں منتخب ہو کر آسکتی ہیں۔ خواتین 6 ممبران پر مشتمل اپنا الگ پینل بھی بنا سکتی ہیں لیکن ان میں سے اگر ایک ممبر بھی الیکشن میں کامیابی حاصل نہ کر سکا تو پورا پینل ہی منتخب نہ ہوگا۔ پینل کے تمام ممبران اپنے کاغذات جمع کروائیں گے۔

سیشن کے اہتمام پر شریک خواتین نے اسے بہت سراہا۔ انھوں نے اس بارے میں اپنی آراء بیان کیں اور کہا کہ جو پالیسی سپریم کورٹ نے جاری کی ہے اس کے مطابق ان اداروں کے تسلسل کو ہر صورت میں برقرار رکھا جائے اور کوئی بھی صوبائی حکومت ان اداروں پر اپنا رعب ڈالنے کی بجائے ان کو اپنی مدت پوری کرنے دے کیونکہ اس طرح لوگ ابھی پچھلے نظام سے آگاہ ہو رہے ہوتے ہیں اور وہ نئے نظام کو جلدی سمجھ نہیں سکتے۔



مقامی حکومتوں کی بحالی کے متعلق اس سیشن کے اہتمام پر شریک خواتین نے اسے بہت سراہا۔ انھوں نے اس بارے میں اپنی آراء بیان کیں اور کہا کہ جو پالیسی سپریم کورٹ نے جاری کی ہے اس کے مطابق ان اداروں کے تسلسل کو ہر صورت میں برقرار رکھا جائے اور کوئی بھی صوبائی حکومت ان اداروں پر اپنا رعب ڈالنے کی بجائے ان کو اپنی مدد پوری کرنے دے کیونکہ اس طرح لوگ ابھی پچھلے نظام سے آگاہ ہو رہے ہوتے ہیں اور وہ نئے نظام کو جلدی سمجھ نہیں سکتے۔



ویکسین لگوائیں - کورونا سے محفوظ رہیں

رپورٹ: فضہ چوہدری

وائزٹیم کے توسط سے اب تک 70 گھریلو ملازمین کو ویکسین لگ چکی ہے۔



وائز نے اگست 2021ء میں گھریلو ملازمین کے ساتھ آٹھ سیشنز کا انعقاد کیا جس کا مقصد گھریلو ملازمین کو COVID-19، ڈیلٹا وائرس اس کے مہلک اثرات احتیاطی تدابیر کی اہمیت اور ویکسین کے بارے میں آگاہی دینا تھا۔ وائز نے 200 کارکنوں میں ماسک باکس، سینیٹائزر، ڈیٹول، صابن پر مشتمل حفظانِ صحت کی اشیاء بھی تقسیم کیں۔ وائز ٹیم نے COVID-19 اور اس کی سنگین صورتحال کو گھریلو ملازمین گروپس میں تفصیل سے بیان کیا۔ کورونا دوسرے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی تیزی سے پھیل چکا ہے۔

یہ موجودہ لہر پچھلی کی نسبت زیادہ خطرناک ہے۔ ان سیشنز میں وائز نے گھریلو ملازمین کو ویکسین لگانے پر آمادہ کیا کیوں کہ یہ ذاتی اور اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے انتہائی اہم ہے۔ ٹیم نے خوف، غلط فہمی اور ویکسین سے متعلق دیگر افواہوں کے بارے میں ان کے تمام سوالات کا جواب دیا اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ وائز کے تمام عملے کو ویکسین لگ گئی ہے۔ ویکسین مکمل طور پر محفوظ ہے اور اس مہلک وائرس کے خلاف ڈھال کا کام کرتی ہے۔ اس بحث سے تمام شرکاء نے خود کو ویکسین لگوانے کے ساتھ ساتھ اپنی فیملی کو بھی لگوانے کا وعدہ کیا۔ وائز ٹیم کے توسط سے اب تک 70 لوگوں کو ویکسین لگ چکی ہے۔





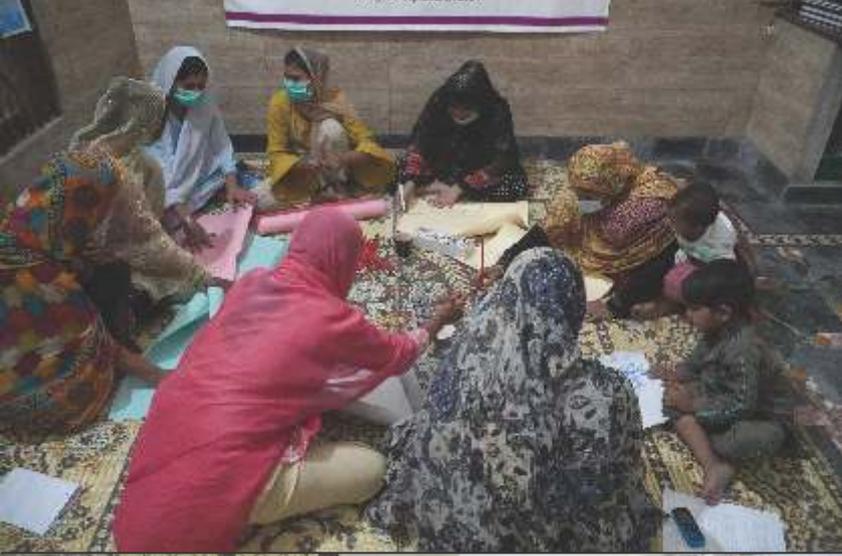
خود کو اہمیت دیں اور اپنے لیے وقت نکالیں

رپورٹ: آمنہ افضل

نفسیاتی اور ذہنی دباؤ سے نمٹنے کے لیے
آگاہی سیشنز کا اہتمام:-



وائز نے آکسفیم پاکستان کے تعاون سے نفسیاتی
دباؤ سے نمٹنے کے لئے اگست، ستمبر، 2021 میں
سٹاف ممبرز اور کمیونٹی ممبران کے ساتھ 4 آگاہی
سیشنز کا اہتمام کیا۔ جس کا مقصد روزمرہ زندگی میں
کشیدگی کے احساسات اور دباؤ سے نکلنے کے بارے
میں جاننا تھا۔ کیونکہ COVID-19 میں لوگوں میں
تناؤ کی سطح بڑھ گئی ہے۔ خاص طور پر خواتین اور
لڑکیوں پر اس کے اثرات زیادہ مرتب ہوئے
ہیں۔ جس سے نکلنے کے لئے شرکاء کے ساتھ مختلف
سرگرمیوں کا اشتراک کیا گیا۔



جس کے بعد شرکاء کا کہنا ہے کہ وہ پریشانی،
تناؤ، فکر، خوف اور گھبراہٹ پر قابو پانے اور نمٹنے کے
لیے پہلے سے زیادہ بااعتماد ہیں اور سیشنز میں بتائی گئی
ورزشوں کا باقاعدگی سے اپنی روزمرہ زندگی میں
استعمال کریں گی اور اس بارے میں دوسروں کو بھی
آگاہ کریں گی۔ مزید یہ کہ ہمیں خود کو اہمیت دینی ہوگی
اور اپنے لیے بھی وقت نکالنا ہوگا۔



شرکاء کی جانب سے وائز کی اس کاوش کو بھرپور
سراہا گیا اور ایسے مزید سیشنز کی خواہش کا اظہار کیا گیا
تا کہ وہ ذہنی تناؤ سے نمٹنے کے لیے اپنے آپ کو
بااختیار بنائیں۔

پدرشاہی نظام فطری نہیں۔ تاریخی ہے، خاتمہ ممکن ہے

رپورٹ: فریال اخلاق

صنف کی بنیاد پر تشدد اور پدرشاہی سوچ

وائز نے صنف، پدرشاہی اور خواتین پر تشدد کے واقعات کے سلسلے میں زوم پر 28 اگست، 2021 کو آن لائن ویبینار کا انعقاد کیا۔ جس کا مقصد خواتین اور لڑکیوں کو معاشرے میں بڑھتے ہوئے صنف کی بنیاد پر تشدد کے واقعات کو روکنے، خود کو اہمیت دینے اور معاشرے میں قائم پدرشاہی سوچ کو ختم کرنے کے لئے ہم کیسے بہتر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اس ویبینار کی قیادت وائز کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر بشری خالق نے کی۔ سدرہ ہمایوں چیئر وائیکسپرٹ نے ریسورس پرسن کے فرائض سرانجام دیے۔ وائز کے سٹاف ممبر اور سماجی کارکن خواتین سمیت 29 شرکاء نے اس ویبینار میں بھرپور شرکت کی۔

بشری خالق نے سیشن کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ کیسے صنف کا ہماری زندگیوں سے تعلق ہے اور اس کی بنیاد پر خواتین پر تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات اور پدرشاہی سوچ اور اس کے نقصانات کے بارے میں خواتین کو آگاہ کیا۔ کوئی جنس کم تر یا کمزور کیسے ہوتی ہے اور اس سوچ کا خاتمہ بحیثیت انسان کیسے کیا جاسکتا ہے اور حکومت اس میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے؟۔

خواتین پر تشدد کے واقعات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور معاشرے میں خوف و ہراس کا یہ عالم ہے یہ ہر روز سوشل میڈیا اور اخبارات میں صنف کی بنیاد پر تشدد کی ایک نئی داستان سننے کو ملتی ہے۔ مینار پاکستان کے واقعے نے جہاں ایک طرف اس نے یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے اعصاب کے کیس میں ایسا بھی ہو سکتا ہے لوگ ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ ان تمام واقعات کی جڑ کو سمجھنے کے لئے بہت سی سماجی تنظیمیں خواتین کی بہبود کے لئے کام کر رہی ہیں کیونکہ پدرشاہی نظام فطری نہیں تاریخی ہے اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ سدرہ ہمایوں نے خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ صنف کی بنیاد پر عورت پر تشدد ہو تو عورت جذباتی طور پر اس بات مان لیتی ہے کہ میں عورت ہو اس لیے ایسا ہوا میرے ساتھ وہ خود کو اپنی سوچ میں کمزور کر لیتی ہے اور تشدد برداشت کرتی ہے۔ سماجی خواتین کو بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صنف کا فرق ہماری ظاہری جسامت سے جڑا ہے یہ فرق پیدائش کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے کہ لڑکیاں کیا کام کر سکتی ہیں اور لڑکے کیا کام کر سکتے۔ ان کے بالغ ہونے کے بعد بھی ان کی زندگی کے فیصلے ہم ہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم صنفی کردار کو لباس، ماحول، موسم، مذہب، صنف، علاقے اور ثقافت کی بنیاد پر تفریق کرتے ہیں لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ان کے ساتھ یہ امتیازی سلوک نہ کریں انہیں اپنے فیصلے کرنے کا اختیار دیں ان پر سوال اٹھانے کی بجائے ان کا ساتھ دیں۔ سطحی یا جزوی باتوں کو اس کے کردار سے منسلک نہ کریں۔ خود کو مذہب، فرقے، ذات اور رسم و رواج کی زنجیروں میں قید نہ کریں یہ سوچ تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

یہاں ہم مرد کی بات نہیں کر رہے نہ ہم انہیں الزام دے رہے نہ بڑا کہا ہے۔ پدرشاہی سوچ کی بنیاد پر صنفی انصاف رکھنا مشکل ہوتا ہے اصل میں یہ جنگ وسائل کی جنگ ہوتی ہے۔ عورت عورت کی دشمن نہیں ہوتی اس کا رویہ دشمن ہوتا ہے اس کی پرورش اس سوچ کی حاصل ہو سکتی ہے۔ شرکاء سے مخاطب ہوتے ہوئے مزید کہا کہ ہمارے معاشرے میں قانون مرد کے لئے بنتے اور جن پر زیادتی ہوتی ہے ان کے لئے قانون بھی زیادہ بنتے ہیں۔ تشدد چاہے جسمانی ہو یا روحانی ہو، معاشی ہو یا معاشرتی کمزور صنف ہی اس کا شکار ہوتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے اعصاب کے کیس مینار پاکستان کے واقعے میں عورت کا قصور اس کا نام نہیں اس کی جنس تھی اس کا کمزور ہونا اور صنف کی بنیاد پر 400 طاقتور افراد نے جو کیا وہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ ہمیں اس سوچ کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے کہ اس تمام واقعے میں عورت کے کردار کو کیوں اچھا لاجا رہا ہے ہمیں وہ عورت ہی کیوں نظر آ رہی ہے وہ 400 ہاتھ کیوں نہیں نظر آ رہے؟ ہمیں اس معاملے کو سوچ و فکر سے حل کرنے کی ضرورت ہے ہمارا کردار کیا ہونا چاہیے۔ جب تشدد سے متاثر انسان (مرد، عورت، خواجہ سرا) آتا

ہے تو آپ کا کردار کیا ہو ہمیں جھوٹی اور غلط باتوں کو سوشل میڈیا پر پھیلانے سے گریز کرنا چاہیے اور ایسے افراد کا انتخاب کریں جن کے پاس معلومات ہوں۔ ایسے اداروں کی مدد سے ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں اور انہیں اپنے بارے میں صحیح فیصلہ کرنے اور زندگی میں آگے بڑھنے میں مدد دے سکتے ہیں اور کیسے اس سوچ کو تبدیل کر سکتے ہیں ہمیں ان تمام مسائل کا حل حکومتی سطح پر مل بیٹھ کر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات سے بچا جاسکے اور صنف کی بنیاد پر تشدد کو روکا جاسکے اور پدرشاہی سوچ کا خاتمہ کیا جاسکے۔

سیشن کے اختتام پر شرکاء کی طرف سے کئے گئے سوالات کے جوابات ریسورس پرسن نے دیئے۔

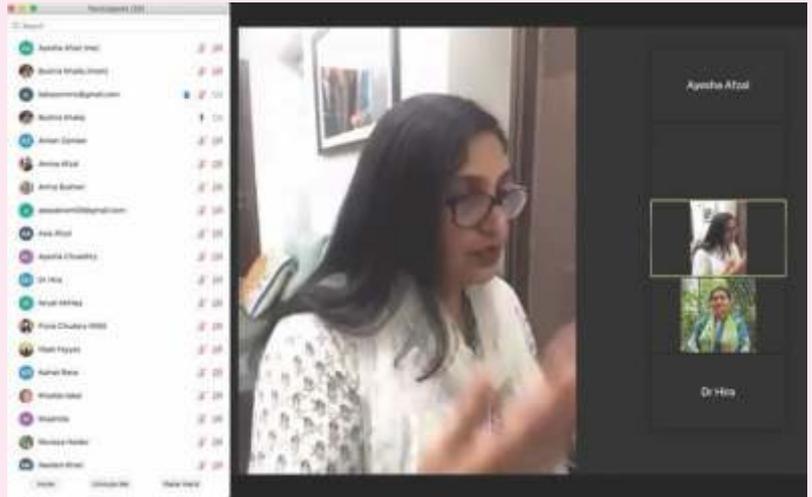
شیم اختر نے کہا کہ ہم کیسے پدرشاہی سوچ کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور اپنے بچوں کے فیصلے ان پر چھوڑ سکتے ہیں؟۔

نیلیم خان اگر کسی مسئلہ میں عورت بھی قصور وار ہوں تب بھی ہم مرد کو ہی قصور وار کیوں سمجھتے ہیں؟۔

آمنہ افضل نے پوچھا کہ ہم آج کے دور میں درپیش مسائل کو نظر میں رکھتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت میں کیا تبدیلی لاسکتے ہیں اور انہیں کیسے خطرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟۔

شازیہ سلیم نے پوچھا کہ ہم صنف کی بنیاد پر تفریق کو قومی سطح پر کیسے ختم کر سکتے ہیں اور اپنے آپ کو پدرشاہی سوچ سے کیسے نکالیں؟۔

شرکاء نے ایسے مزید سیشنز کی خواہش کا اظہار کیا تاکہ وہ مزید معلومات حاصل کر سکیں۔



بشری خالق پدرشاہی اور سماجی رویوں کے بارے میں ویبینار میں بات کرتے ہوئے۔



صدرہ ہمایوں عورتوں کے خلاف صنفی تشدد کے حوالے سے لیکچر دیتے ہوئے

Orientation Session Role of Helplines in Handling VAW Incidence

25th August, 2021, Lahore

رپورٹ: فریال اخلاق

عورتوں کے خلاف تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات اور ہیلپ لائن کا کردار

پاکستان میں خواتین پر تشدد کے واقعات روکنے کے لیے سرکاری اور نجی ہیلپ لائن اہم کردار ادا کر رہی ہیں

واٹر کے زیر اہتمام خواتین پر تشدد کے واقعات سے نمٹنے کے لئے 25 اگست، 2021 کو لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں ایک آگاہی سیشن کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا مقصد خواتین لڑکیوں اور سٹاف کو ٹیلیفون ہیلپ لائنز کے بارے میں آگاہ کرنا تھا جس میں 49 شرکاء نے شرکت کی۔ اس سیشن میں بشری خالق (ایگزیکٹو ڈائریکٹر آف واٹر)، آمنہ آصف (لیگل ایڈوائزر پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین)، ہائرہ (مینجر ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن) اور امبرین فاطمہ (ایڈوکیٹ لاہور ہائی کورٹ) نے ریسورس پرسن کی حیثیت سے شرکت کی۔

اس سیشن کا باقاعدہ آغاز بشری خالق نے کیا انہوں نے شرکاء کو بتایا کہ ہیلپ لائن کیا ہوتی ہے اور یہ کیسے کام کرتی ہیں۔ اور حکومت پنجاب کی طرف سے کون کونسی ہیلپ لائن موجود ہیں جو مشکل حالات میں ہمیں حکومتی امداد بروقت فراہم کر سکتی ہیں۔ عورتوں کو اگر ایمر جنسی ہو تو وہ کن ہیلپ لائنز پر رابطہ کریں مثلاً 1043 پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین سے ہم خواتین کے ساتھ تشدد، زیادتی، جنسی ہراسیت وغیرہ سے نمٹ سکتے ہیں۔ 1121 چائلڈ ویلفیئر بیورو اور عاصمہ جہانگیر فاؤنڈیشن کے بارے میں خواتین کو آگاہ کیا تاکہ ان کے بارے میں تمام کمیونٹیز اور سٹیک ہولڈرز واقف ہو۔ اس موقع پر آمنہ آصف نے خواتین شرکاء کو بتایا کہ پنجاب میں موجود ادارہ ”پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین“ اپنی ہیلپ لائن 1043 کے ذریعے پورا ہفتہ 24 گھنٹے خواتین کی شکایات کو سننے اور ان پر کارروائی کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح یہ ادارہ مظلوم خواتین کی کال پر ان کی قانونی امداد کرتا ہے بغیر کسی معاوضے کے، ان کے مسائل، تنخواہ، نوکری، تشدد، جنسی ہراسیت، جائیداد عرض خواتین کے ہر طرح کے مسائل اور ان حل کے لیے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ اس ادارے کا مقصد خواتین کی رہنمائی کرنا اور انہیں قانونی امداد فراہم کرنا ہے۔ یہ ادارہ 36 اضلاع میں ہر وقت کام کر رہا ہے اور ان مسائل کی بروقت نشاندہی اور ان کے حل کی کوشش کر رہا ہے۔

انہوں نے بتایا کیسے ان کا ادارہ ٹیلیفون کے ذریعے ان کی معلومات مثلاً نام، علاقہ، تشدد یا زیادتی کی وجہ، میڈیکل کس تھانہ میں درخواست دی ہے، ان کا نمبر اور کیا وہ اپنی مرضی اس شکایت پر کارروائی کروا رہی ہے جس کی معلومات حاصل کر کے ان کو قانونی مدد فراہم کرتا ہے اور متعلقہ اداروں سے رابطے کر کے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مزید انہوں نے کہا کہ ہم مزید اپنی ہیلپ لائن کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور نئی اصلاحات کر رہے ہیں تاکہ حکومت کے دوسرے اداروں کو ایک ہی ہیلپ لائن کے ذریعے جوڑ سکے اور حکومت کو ایک ہیلپ لائن 91 کی تجویز پیش کی گئی ہے تاکہ حکومت وقت اس پر غور کرے تاکہ لوگوں کو سہولت فراہم کی جاسکے اور انہیں بہت زیادہ ہیلپ لائن یاد کرنے کی بجائے ایک ہی جگہ سب معلومات مل سکے اور خواتین کو کم سے مشکلات کا سامنا ہو اور وہ اپنے مسائل کو حل کر سکیں۔ انہوں نے شرکاء کو حکومت پنجاب کی طرف سے قائم کردہ ایپ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے بارے میں بتایا کہ وہ کیسے لوگوں کی مشکل میں ان کو مدد فراہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام خواتین اپنے موبائل میں یہ ایپ لازمی انسٹال کریں تاکہ وہ بروقت مدد حاصل کر سکیں۔

ہائرہ (میجر ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن) نے خواتین کو بتایا کہ ان کا ادارہ کیسے سائبر کرائم اور جنسی ہراسانی سے متعلق شکایات پر کام کر رہا ہے۔ وہ لوگ ہفتے میں سات دن 9 سے 5 بجے تک لوگوں کے مسائل 0800-39393 پر سنتے اور ان کو تین طرح کی رہنمائی فراہم کرتے ہیں ان سے ان کے مسئلہ پر مشاورت کرتے ہیں ان کو ڈیجیٹل سیکورٹی فراہم کرتے ہیں اور اگر معاملات بڑھ جائے تو ان کو قانونی مشورہ فراہم کرتے ہیں ان معاملات میں ان کی شناخت پوشیدہ رکھی جاتی ہے بس ان کی عمر اور شہر کا نام معلوم لیا جاتا ہے اور ان کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔ شرکاء سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا

ان کا ادارہ گوگل، فیس بک، واٹس ایپ، انسٹاگرام اور دیگر سوشل میڈیا ایپ کے ساتھ مل کر ہراسمنٹ جیسے کیس کو حل کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں اور اگر FIA کی مدد کی ضرورت ہو تو اپنے ذاتی تعلقات کو بروئے کار لا کر لوگوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ FIA کا ادارہ کن علاقوں میں کام کر رہا ہے اور کیسے کام کر رہا ہے اور اپنے محدود مسائل و مسائل کو کیسے بروئے کار لا کر عوام کو سہولت فراہم کر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے ادارے کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ پچھلے 4 سال میں 7800 افراد نے اس ہیلپ لائن سے مدد حاصل کی اور سال 2020 میں ان شکایات کی تعداد سب سے زیادہ 2000 تھی۔ اس سال جولائی تک 2000 شکایات رجسٹرڈ ہو گئی ہیں جو پچھلے سال سے بھی زیادہ ہیں یہ شکایات صنف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سنی جاتی ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر سیکورٹی سے متعلق بتایا کہ کن ہدایات پر عمل کر کے وہ اپنے آپ کو سوشل میڈیا پر کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں اور ان مسائل کا سامنا کرنا بڑھ جائے تو کن اداروں سے مدد حاصل کریں۔ انہوں نے شرکاء کو سوشل ایپ پر کس طرح سیکورٹی لگائی جاتی ہے اور کیسے اپنے پاس ورڈ کو محفوظ بنایا جاسکتا ہے کہ بارے میں بتایا۔

امبرین فاطمہ نے خواتین شرکاء کو موجودہ صورتحال سے متعلق حکومت پنجاب کی قائم کردہ مختلف ہیلپ لائن اور کے اعداد و شمار پر ایک ریسرچ سے آگاہی فراہم کی اور ان اداروں کی کارکردگی کے بارے میں بتایا اس ریسرچ سے آگاہی فراہم کی اور ان اداروں کی کارکردگی کے بارے میں بتایا اور بتایا کہ پاکستان 143/146 نمبر پر ہے صنف کی بنیاد پر تفریق کے لحاظ سے اور کورونا کے دوران ان واقعات میں کتنا اضافہ ہوا۔

انہوں نے شرکاء کو بتایا کہ حکومت اور سماجی ادارے کس طرح مل کر مظلوم کے حق کے لیے کام کر رہے ہیں انہوں نے شرکاء کو مختلف مزید اداروں مثلاً منسٹری آف ہیومن رائٹس، پنجاب سیف سٹی، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان، دستک کے بارے میں آگاہ کیا۔

میٹنگ کے اختتام پر شرکاء کی طرف سے بہت حوصلہ افزاء تاثرات:

عذرہ پروین: نے کہا کہ میں نے پنجاب حکومت کی طرف سے قائم کردہ ہیلپ لائنز پر جب بھی کال کی تو ہمیں ہمیشہ اچھے انداز میں رہنمائی فراہم کی گئی۔

حمیرہ ندیم: نے کہا میں ہمیشہ بات کرتے ہوئے ہچکچاتی تھی لیکن جب مجھے وائز کی طرف اعتماد ملا اور ہیلپ لائنز کا پتا چلا تو میں بہت پُر اعتماد ہوئی اور اس سلسلے میں کئی کیسز کو نمٹانے میں بھی مددگار ثابت ہوئی اور اس کے لیے میں وائز کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ میں خود اعتمادی اُجاگر کی۔ سیشن کے اختتام میں شرکاء نے مطالبہ کیا کہ پنجاب میں ایک مرکزی نمبر 91 تجویز کیا جائے اور باقی تمام ہیلپ لائنز کو اس کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔





معذوری کو کمزوری نہیں طاقت بنائیں

معذوری ایک جسمانی یا ذہنی مسئلہ ہے۔ جو کسی شخص کے لئے چلنا، دیکھنا، سننا، بولنا، سیکھنا یا دیگر اہم کام کرنا مشکل یا ناممکن بنا دیتا ہے۔ کچھ معذوریوں مستقل ہوتی ہیں یا ہمیشہ کے لئے ہوتی ہیں معذوری ایک ایسی چیز ہو سکتی ہے جس کے ساتھ کوئی شخص پیدا ہوا یا یہ کسی حادثے یا بیماری کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

دائز جہاں عورتوں کو بااختیار بنانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے وہاں وہ ان معذور عورتوں اور بچیوں کو کیسے بھول سکتی ہے۔ جنہیں نہ صرف معاشرے میں بلکہ اپنے گھر میں بھی بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ دائز ان معذور خواتین اور بچیوں کے ساتھ کام کا آغاز کر چکا ہے جس میں ان کے والدین کو یہ تسلی دیتا کہ یہ بوجھ نہیں ہے بلکہ ان کے حقوق کے بارے میں آگاہ کرنا اور ساتھ ہی ان بچیوں کو سوشل ویلفیئر ادارے (بیت المال) کے ساتھ رجسٹریشن کا آغاز کر دیا ہے۔ تاکہ اس ادارے کے ساتھ رجسٹرڈ ہونے کے بعد اپنی طبی امداد، ہیلتھ کارڈ اور شناختی کارڈ جیسی سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں نہ صرف یہ بلکہ شناختی کارڈ کی بنیاد پر روزگار کے بہترین مواقع بھی حاصل کر سکیں گی۔